# مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے؟

مع

## طریقہ ایصالِ ثواب اور ثبوت




مصنف

علامہ غلام یٰسین محمدی سیفی صاحب



ادارہ محمدیہ سیفیہ کالا شاہ کاکو راوی ریان شریف

0321-6686205, 0300-5070528

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے؟

## مع

# طریقہ ایصالِ ثواب اور ثبوت


مصنف

علامہ غلام یٰسین محمدی سیفی صاحب





اِدارۂ محمدیہ سیفیہ کالا شاہ کاکو راوی ریان شریف

0321-6686205, 0300-5070528

## بفیضان نظر

مجددالعصر پیرومرشد حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن قدس سرہٗ العزیز

آستانہ عالیہ فقیرآباد شریف

## جملہ حقوق محفوظ ہیں


نام کتاب : مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے؟

: مع طریقہ ایصالِ ثواب اور ثبوت

مصنف : علامہ غلام یٰسین محمدی سیفی صاحب

باہتمام : ماسٹر محمد فیاض سیفی خادم مکتبہ ہذا

سن اشاعت : مارچ 2019ء

صفحات : 40

ہدیہ : 50روپے


## ملنے کے پتے


☆ مکتبہ آستانہ عالیہ فقیر آباد لاہور

☆ مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف 0300-5070528

☆ عرفان السیفیہ پبلی کیشنز نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور 0300-4264924

☆ مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ ریحان والا شریف منڈی فیض آباد ننکانہ

☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

# ﴿مقدمہ﴾

**نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد**

حضرات گرامی مرد اور عورت کی نماز میں چند چیزوں کا فرق ہے مثلاً مرد تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھاتا ہے اور عورت کندھوں تک ہاتھ اُٹھاتی ہے رکوع میں مرد زیادہ اور عورت کم جھکتی ہے اور سجدہ میں مرد اپنے اعضاء کو کھول کر اور عورت سمٹ کر سجدہ کرتی ہے لیکن بعض حضرات اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام تابعین اور آئمہ دین سے اس کی وضاحت کردی جائے اور پھر آخر میں اس مسئلہ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی تحریر کردیئے جائیں تاکہ اس مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے اور اب آیئے اور دیکھئے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے۔

## ﴾مرد تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں کی لوتک اُٹھائے﴿

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے ۔ **اذاکبر جعل یدیه حزو منکبیه**۔ یعنی حضور ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے تھے۔ (بخاری شریف کتاب الصلوۃ ج1 ص367)

**عن عبدالجبار بن وائل عن ابیه انه ابصرالنبی ﷺ حین قام الی الصلوۃ رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه وحاذی ابھامیه اذنیه ثم کبر۔**

عبدالجبار بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھایا اور آپ کے انگوٹھے کانوں کے برابر تھے اور پھر تکبیر کہی (ابوداؤد باب رفع الیدین والسنن الکبری مشکوۃ باب صفۃ الصلوۃ بیہقی ج2 ص25)

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے کانوں کی لوتک ہاتھ بلند کئے (شرح صحیح مسلم باب رفع یدین ج1 ص576، مشکوۃ باب صفۃ الصلوۃ ج1 ص170)

**عن عاصم عن وائل بن حجران النبی ﷺ کان یرفع یدیه یحازی ویوازی بھا شحمة اذنیه۔**

عاصم وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھ کانوں کی لو کے برابر اُٹھاتے تھے۔ (مسند امام اعظم ص47، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص19)

## ﴿عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ سینہ تک اُٹھائے﴾

حضرت امام بخاری و مسلم و ابن ماجہ کے شیخ ابو بکر ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں۔

**سمعت عطاء سئل عن المراة کیف ترفع یدیھا فی الصلوۃ قال حزوثدییھا۔**
یعنی میں نے عطاء سے سنا کہ ان سے عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ نماز میں اپنے ہاتھ کس طرح اُٹھائے تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے پستانوں کے برابر یعنی چھاتی کے برابر اُٹھائے (مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ ج1 ص 239 کتاب الصلوۃ۔ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص20)

یعنی یہ ابو بکر ابن ابی شیبہ امام بخاری و مسلم و ابن ماجہ کے وہ شیخ ہیں کہ جن سے امام بخاری نے تقریباً بیس20 اور امام مسلم نے اسی 80 اور ابن ماجہ نے تین سو300 کے قریب روایات نقل کی ہیں لہذا امام بخاری و امام مسلم کے شیخ عطاء سے فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھ پستانوں تک اُٹھائے۔ اور ایک جگہ ہے **قلت لعطاء اتشیر المراۃ بیدیھا کالرجال بالتکبیر قال لا ترفع بذلك یدیھا کالرجال واشار فخفض یدیھاجدا وجمعھما الیه جدوقال ان للمراۃ ھیئة لیست للرجل۔** یعنی میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اُٹھائے جیسے مرد اُٹھاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ عورت مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اُٹھائے گی اور انہوں نے خود اس طرح وضاحت کی کہ اپنے ہاتھوں کو بہت پست اُٹھایا یعنی تھوڑا سا اُٹھا کر ان کو اچھی طرح چھاتی پر رکھا اور فرمایا کہ عورت کے ہاتھ اُٹھانے یا باندھنے کی وہ صورت نہیں ہے جو مردوں کی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج3، ص137 باب تکبیر المراۃ بیدیھا و قیام المراۃ ورکوعھا وسجودھا۔ مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ

ج1 ص270 کتاب الصلوۃ ،مرداور عورت کی نماز میں فرق ص20)

**عن وائل بن حجر قال قال لی رسول اللهﷺ یا وائل بن حجر اذا صلیت فاجعل یدیك حزاء اذنیك والمراة تجعل یدها حزاء ثدییها۔**

حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے وائل بن حجر جب تم نماز ادا کرو تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اُٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے پستانوں یعنی چھاتی کے برابر اُٹھائے۔(مجمع الزوائد کتاب الصلوۃ ج2 ص103، کنز العمال ج7 ،مرداور عورت کی نماز میں فرق ص22)

**عن الاوزاعی عن الزهری قال ترفع یدها حزو منکبیها۔**

حضرت اوزاعی حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھائے (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ فی المراۃ اذا افتتح الصلوۃ الی این ترفع یدیھا ج1 ص270،مرداور عورت کی نماز میں فرق ص22)

عبدربہ بن سلیمان بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے اُم الدرداءؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ نماز میں اپنے کندھے کے برابر اُٹھاتی تھیں۔(جزء رفع الیدین للامام البخاری ص7 ،رجالہ ثقات اعلاء السنن ج2 ص182 ،مرداور عورت کی نماز میں فرق ص22)

## ﴿مرد نماز میں اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے﴾

**عن علقمه بن وائل بن حجر عن ابیه قال رایت النبی ﷺ یضع یمینه علی شماله فی الصلوة تحت السرة۔** حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا (

ابن ابی شیبہ واسنادہ صحیح آثار السنن، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص23)

**عن علی قال من سنة الصلوة وضع الایدی علی الایدی تحت السرة۔**

حضرت علی فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نمازی اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں پر رکھے اور ناف کے نیچے رکھے۔(شرح صحیح مسلم ج1 ص591، مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427، باب وضع الیمین علی الشمال، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص23)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔(شرح صحیح مسلم، ج1،ص591)

**اخبر نا حجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز وسالته قال قلت کیف یضع قال یضع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله و یجعلهااسفل من السرة۔**

حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابومجلز کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا نماز میں ہاتھ کس طرح باندھے جاتے ہیں آپ نے کہا دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا اندرونی حصہ بائیں کے اوپر والے حصہ پر رکھیں اور ناف کے نیچے باندھیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427 باب وضع الیمین علی الشمال، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص23)

ابومعشر حضرت ابراھیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص427 باب، وضع الیمین علی الشمال ،مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص23)

**عن ابن ابی وائل قال قال ابو هریرة اخذالاکف علی الاکف فی الصلوة تحت السرة۔** حضرت ابن ابی وائل اور ابن حزم کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے

ہیں کہ نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے ہاتھ رکھے جائیں ۔(شرح صحیح مسلم ج1 ص591، ابوداؤد نسخہ ابن الاعرابی ج1 ص280، مرداور عورت کی نماز میں فرق ص24)

**عن ابی جحیفة ان علیا قال من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوة تحت السرة.** ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ بیشک حضرت علی نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی کے اوپر ناف کے نیچے رکھے۔(ابوداؤد نسخہ ابن الاعرابی ج1 ص280 ،بیہقی ج2، ص31، مرداور عورت کی نماز میں فرق ص24)

## ﴿عورت نماز میں اپنے ہاتھ سینے پر رکھے﴾

**عن عطاء بن ابی رباح قال تجتمع المراة یدیها فی قیامها ما استطاعت.**

حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ عورت قیام کی حالت میں جتنا ہو سکے اپنے ہاتھوں کو ملا کر رکھے۔(مصنف عبدالرزاق ج3، 137) یعنی قیام کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو سینے پر جمع کر کے رکھے(مرداور عورت کی نماز میں فرق ص24)

**عن ابن جریج عن عطاء قال تجتمع المراة اذا رکعت ترفع یدیها الی بطنها وتجتمع ما استطاعت،** ابن جریج عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ عورت جب رکوع کرے تو خوب سمٹ کر رہے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پیٹ (کے اوپر چھاتی) تک اُٹھائے اور جتنی طاقت رکھے سمٹ کر رہے۔(مصنف عبدالرزاق ج3،ص137، مرداور عورت کی نماز میں فرق ص25)

یعنی عورت حالت قیام میں اپنے ہاتھوں کو باندھتے وقت اپنے پیٹ کے اوپر یعنی چھاتی تک اُٹھائے اور جتنی طاقت ہو سمٹ کر رہے۔

## ﴿مرد سجدہ میں اپنے اعضاء کو کھول کر رکھے﴾

وعن ميمونته قالت كان النبى ﷺ اذا سجده جافى بين يديه حتى لوان بهمة ارادت ان تمرتحت يد يه مرت۔ ولمسلم بمعناه قالت كان النبى اذا سجدلو شائت بهمة ان تمربين يديه لمرت۔

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے یہاں تک کہ آپؐ کے ہاتھوں کے نیچے سے بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا اور مسلم شریف میں ہے کہ حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا ۔(مشکوۃ باب السجود ج1 ص83، مرداورعورت کی نماز میں فرق ص25)

عن البراء بن عازب قال رسول الله ﷺ اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك ، حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور اپنی کہنیوں کو اُٹھا کر رکھو۔ (شرح صحیح مسلم ج1 ص681، مشکوۃ باب السجود ج1 ص82، مرداورعورت کی نماز میں فرق ص25)

## ﴿عورت سجدہ میں اپنے اعضاء کو ملا کر رکھے﴾

(۱) عن يزيد بن ابى حبيب انه عليه السلام مرعلى امرا تين تصليان فقال اذا سجد تما فضما بعض اللحم الى بعض فان المراة ليست فى ذالك كالرجل لانها عورة مستورة۔

یزید ابن حبیب فرماتے ہیں کہ بیشک رسول کریم ﷺ دوعورتوں کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کروتو گوشت کے بعض حصے کو بعض سے ملاؤ بیشک عورت اس مسئلہ میں مرد کی طرح نہیں ہے اس لئے کہ عورت چھپانے کے قابل ہے۔(شرح صحیح مسلم ج 2 ص 92، رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ باب ماجاء فی من نام عن الصلوۃ السنن الکبری للبیھقی ) ج 2 ص 223، مرداورعورت کی نماز میں فرق ص 26)

**(۲) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذاجلست المراة وضعت فخزها علی فخز ها لا خری فاذا سجدت الصقت بطنها فی فخزیها کاستر مایکون لها۔**

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چمٹالے یہ اس کیلئے زیادہ پردہ کی مثل ہے بے شک اللہ تعالی اس کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ بیشک میں نے اس کو بخش دیا۔(شرح صحیح مسلم ج 2 ص 92، بیہقی ج 2 ص 233، مرداورعورت کی نماز میں فرق ص 28)

**(۳) عن علی قال اذا سجدت المراة فلتحتفذو لتضم فخذیها**۔یعنی حضرت علی رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو بہت سمٹ کر کرے اور اپنی دونوں رانوں کو آپس میں ملالے(مصنف ابن ابی شیبہ باب المراۃ کیف تکون فی سجودھا ج 1 ص 302 مرداور عورت کی نماز میں فرق ص 26)

**(۴)عن ابن عباس انه سئل عن صلوة المراة فقال تجتمع و تحتفذ۔**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ عورت اپنے اعضاء کو ملا کر خوب سمٹ کر سجدہ کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ باب المراۃ کیف تکون فی سجودھا ج1 ص302)

ابن جریج عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے ساتھ ملائے پیٹ اور سینے کو رانوں سے ملائے اور جتنی طاقت ہو سمٹ کر سجدہ کرے (مصنف عبدالرزاق ج3 ص137، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص25)

(۵) حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے ملالے اور اپنی سرین کو زیادہ اُٹھا کر نہ رکھے اور اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے دور نہ رکھے جیسے مرد رکھتے ہیں (مصنف ابن ابی شیبہ باب المراۃ کیف تکون فی سجودھا ج1 ص302 بحوالہ۔ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص27)

مغیرہ روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا عورت جب سجدہ کرے تو اپنی ران پیٹ سے ملالے اور پیٹ کو ران پر رکھے (مصنف ابن ابی شیبہ باب المراۃ، کیف تکون فی سجودھا ج1 ص302)، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص27)

مجاہد سے مروی ہے کہ مرد کیلئے یہ مکروہ ہے کہ وہ سجدہ میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ باب المراۃ کیف تکون فی سجودھا ج1 ص302 مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص27)

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنی کلائیوں کو بچھا کر رکھے اور اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے اور مردوں کی طرح اپنے پیٹ کو رانوں سے دور نہ رکھے اور اپنی سرین کو اُٹھا

کرنہ رکھے۔ (مصنف عبدالرزاق ج3 ص137 باب تکبیر المراۃ، بیدیھا وقیام المراۃ ورکوعھا و سجودھا، مرداورعورت کی نماز میں فرق ص28)

(۶) حضرت حسن اور قتادہ رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو وہ اپنے اعضاء کوملا کرر کھے اور اپنے اعضاء کوایک دوسرے سے دورنہ رکھے تا کہ وہ اپنی سرین کواُٹھا کرنہ رکھے۔(مصنف عبدالرزاق ج3 ص137 باب تکبیر المراۃ ،بیدیھا و قیام المراۃ ورکوعھا وسجودھا، بحوالہ مرداورعورت کی نماز میں فرق ص28)

(۷) **والمراۃ تنحفض فی سجودھا وتلذق بطنھا بفخذیھا لان ذلك استرلھا۔**

عورت سجدہ کرتے وقت پست ہوجائے اوراپنے پیٹ کواپنی رانوں سے ملاکر رکھے کیونکہ اس میں عورت کیلئے پردہ ہے۔(الھدایہ ج1 ص110،باب صفۃ الصلوۃ)

(۸) **والمراۃ تنخفض وتلذق بطنھا بفخذیھا۔** اورعورت سجدہ کرتے وقت پست ہوجائے اوراپنے پیٹ کواپنی رانوں سے ملاکر رکھے (کنزالدقائق باب صفۃ الصلوۃ ص33)

(۹) **والمراۃ تخفض وتلذق بطنھا بفخذیھا)۔**

اورعورت جھک جائے اوراپنے پیٹ کواپنی رانوں سے ملائے(نورالایضاح باب نماز پڑھنے کا طریقہ ص122)

(۱۰) عورت سمٹ کرسجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملادے اور پیٹ کورانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملائے۔(عالمگیری بحوالہ بہارشریعت حصہ سوم

ص63 نماز کی سنتوں کا بیان)

(۱۱) اِسی پر فقہہ حنفی شافعی مالکی اور حنبلی آئمہ کرام کا عمل رہا ہے۔

## ﴿مرد قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے﴾

**وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى۔**

نبی کریم ﷺ بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں کو کھڑا کرتے۔(صحیح مسلم ج۱ص195، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص29)

ابوداؤ داور نسائی اور احمد نے وائل بن حجر سے یوں روایت کیا ہے۔

**انه نظر الى رسول الله ﷺ يصلى فسجد ثم جلس فافترش رجله اليسرى و نصب اليمنى ۔**

یعنی حضرت وائل نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپؐ نے سجدہ کیا پھر بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں کو کھڑا کیا۔ (سنن نسائی ج1 بحوالہ جواہر السنایہ ص133 مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص29)

مسند احمد میں رفاعہ بن رافع سے مروی ہے۔**انه عليه الصلوة والسلام قال للا عرابى فاذا رفعت راسك فاجلس على رجلك اليسرى۔**

رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو فرمایا کہ جب تم اپنا سر اُٹھاؤ تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھو(مسند احمد بحوالہ جواہر السنایہ ص133، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص29)

حضرت ابن عمر سے ایک روایت یوں ہے۔**انه قال من سنة الصلوة ان تنصب القدم اليمنى واستقباله باصابعها القبلة والجلوس على اليسرى۔**

بیشک حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں قدم کو کھڑا کیا جائے اور اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ (مسند احمد بحوالہ جواہر السنایہ حاشیہ ہدایہ ج1 ص133، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص30)

﴿عورت قعدہ میں اپنے پاؤں ایک طرف نکال کر بیٹھے﴾

**عن منصور عن ابراهيم قال تجلس المراة من جانب فى الصلوة۔**

حضرت منصور حضرت ابراھیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ عورت ایک جانب ہو کر بیٹھے (مصنف ابن ابی شیبہ باب فی المراۃ کیف تجلس فی الصلوۃ ص304، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص30)

یعنی عورت قعدہ میں پاؤں کو ایک طرف نکال کر زمین سے سرین ملا کر بیٹھے اس میں اس کا زیادہ پردہ ہے۔

**فاذا كانت الرابعة افضىٰ بوركه ايسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة** ۔قتیبہ ابن لہیہ یزید بن ابوحبیب محمد بن عمرو بن حلحلہ محمد بن عمرو بن عامری فرماتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں تھا تو مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب چوتھی رکعت ہوئی تو اپنا بایاں سرین مبارک زمین سے لگا لیا اور دونوں پیروں کو ایک جانب نکال لیا۔ (سنن ابوداؤد شریف ج1 ص372)

**عن خالد بن لجلاج قال كن النساء يومرن الخ۔**

خالد بن لجلاج سے مروی ہے۔ کہ عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ چوکڑی مار کر بیٹھیں جب وہ نماز میں بیٹھیں تو مردوں کی طرح اپنی سرین کو پاؤں پر رکھ کر نہ بیٹھیں اور عورت کو مردوں کی طرح بیٹھنے

سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ عورت کا کوئی مقام ظاہر نہ ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ باب فی المراۃ کیف تجلس فی الصلوۃ ص304، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص30)

**حدثنا محمد بن ابی بکر عن ابن جریج قال قلت لعطاء تجلس المراۃ فی مثلنا الخ** ۔یعنی ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا عورت ہماری طرح بائیں طرف بیٹھے کہاں ہاں میں نے کہا مجھے بائیں طرف بیٹھنا دائیں طرف بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔ توانہوں نے کہا ہاں بیٹھے لیکن جتنی طاقت رکھے اتنی سمٹ کر مجتمع ہو کر بیٹھے میں نے کہا مردوں کی طرح بیٹھے جیسے ہم بیٹھتے ہیں یا اپنا بائیاں پاؤں سرین کے نیچے سے باہر نکال کر بیٹھے انہوں نے کہا کوئی ضرر نہیں البتہ مجتمع ہو کر بیٹھے یعنی سمٹ کر۔ (مصنف ابن ابی شیبہ باب فی المراۃ کیف تجلس فی الصلوۃ ص304، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص30)

﴿البحر الرائق میں مرد اور عورت کی نماز میں چند چیزوں کا فرق بیان کیا گیا ہے﴾

(۱) عورت اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھائے۔

(۲) عورت اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر پستانوں کے نیچے چھاتی پر رکھے۔

(۳) عورت اپنے پیٹ کو اپنے رانوں سے دور نہ رکھے۔

(۴) عورت اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر یوں رکھے کہ اس کی انگلیوں کے سرے اس کے گھٹنوں تک پہنچیں۔

(۵) عورت سجدہ میں اپنی بغلوں کو نہ کھولے یعنی بازوؤں کو پہلوؤں سے دور نہ رکھے۔

(٦) عورت تشہد میں اپنے پاؤں کو ایک طرف نکال کر بیٹھے۔

(٧) عورت رکوع میں اپنی انگلیاں نہ کھولے۔

(۸) عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔

(۹) عورت کا عورتوں کی امامت کرانا بھی مکروہ ہے۔

(۱۰) عورت جماعت کرائے تو صف کے درمیان کھڑی ہو۔

(البحر الرائق بحوالہ جواہر السنایہ ص 130، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص 43)

کیوں جناب اب بتائیں کہ کیا مرد اور عورت کی نماز میں کچھ فرق ہے یا نہیں ہاں ہاں بہت زیادہ فرق ہے کہ جسے ہم نے احادیث مبارکہ سے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے۔

## ﴿چند سوالات﴾

سوال 1 نماز کے دو حصے ہیں ان میں سے ایک حصہ نماز کی ہیت اور اسے ادا کرنے کا طریقہ ہے اور یہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے اور اس میں مرد اور عورت کی نماز میں جو فرق ہے وہ کسی صحیح وصریح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور جو نماز کا دوسرا حصہ ہے وہ نماز کے متعلق چیزوں کے بیان میں ہے مثلاً لباس پردہ جماعت اور امامت وغیرہ تو ان میں فرق ضرور ہے۔ لیکن اسے نماز کا فرق نہیں کہتے لہذا نماز کے متعلق چیزوں میں فرق ہے لیکن نماز کی ہیت اور اسے ادا کرنے کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جواب۔ جناب ہم نے نماز کی ہیت اور اسے ادا کرنے کے طریقہ میں ہی یعنی تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک مرد اور عورت کی نماز میں جو فرق ہے یہ خود حضور ﷺ صحابہ کرام تابعین فقہاء کرام اور آئمہ دین سے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت کیا ہے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں۔

سوال 2 یہ مرد اور عورت کی نماز میں جو فرق کا مسئلہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یہ کسی

حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

جواب۔ جناب یہ مسئلہ حدیث سے ہی ثابت ہے جیسا کہ ہم نے کھلے لفظوں بیان کیا ہے۔مثلاً دیکھیں کہ ہم نے یہ مسئلہ خود رسول اللہ ﷺ سے دو حدیثوں سے ثابت کیا ہے۔اور پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور دیگر محدثین عظام اور فقہاء کرام سے ثابت کیا ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے لہذا ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور محدثین عظام اور فقہاء کرام سے ثابت ہے اور اسی پر اہلسنت والجماعت کا عمل ہے اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ اہلحدیث کے عالم دین علامہ وحید الزمان حیدرآبادی بھی فرماتے ہیں کہ جب عورت نماز ادا کرے تو بیٹھتے ہوئے سمٹ کر رہے اور جب سجدہ کرے تو مرد کی طرح اعضاء کو ایک دوسرے سے ہٹا کر نہ رکھے۔

(لغات الحدیث ج 1 ص 98، بحوالہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص 1

یہی علامہ وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک عورت اپنے ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے پستانوں کے برابر اُٹھائے اور سجدہ میں مرد کی طرح اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے اُٹھا کر جدا جدا نہ رکھے بلکہ سجدہ پست ہو کر کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر رکھے۔

(نزل الابرار ج 1 ص 85، بحوالہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص 41)

غیر مقلدین یعنی اہلحدیث کے عالم دین عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی اپنے فتاوی میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق والی حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں کہ اسی پر تعامل اہلسنت و مذاہب اربعہ چلا آیا ہے غرض یہ کہ عورتوں کا اعضاء کو ملانا اور سمٹ کر نماز ادا کرنا احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ یعنی حنفی شافعی مالکی اور حنبلی وغیرہ سے ثابت ہے اور اس کا منکر کتب احادیث

اور تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔

(فتاوی غزنویہ ص 27، بحوالہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص 41)

لہذا ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ اہلحدیث کے علماء دین کے نزدیک بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن اگر موجودہ دور کے اہلحدیث کو یہ مسئلہ احادیث مبارکہ سے نظر نہ آئے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

سوال 3۔ یہ مرد اور عورت کی نماز میں جو فرق کا مسئلہ ہے یہ صحاح ستہ کی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

جواب۔1۔ جناب یہ قرآن کی کس آیت یا حضور ﷺ کی کس حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسئلہ صحاح ستہ کی کسی حدیث سے ثابت نہ ہو تو وہ غلط ہوتا ہے یعنی صحیح نہیں ہوتا ہاں اگر یہی بات ہے تو پھر آپ قرآن پاک سے یا صحاح ستہ کی کسی حدیث سے پورا کلمہ یعنی اکٹھا (لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) نکال کر دکھائیں کہ درمیان میں کوئی ایک لفظ بھی نہ ہو کیونکہ علیحدہ علیحدہ تو ہے اس لئے آپ بھی اسے علیحدہ علیحدہ ہی پڑھا کریں اور پھر موجودہ دور میں دینی مدارس میں جو نصاب پڑھائے جاتے ہیں اور موجودہ دور میں جہاد میں جو جنگی طریقے اپنائے جاتے ہیں اور جس ہیت میں آج قرآن کا ترجمہ حاشیہ تفسیر رکوع اور آیت نمبر اور احادیث کی کتب اور ان کے نام اور قسمیں اور کتب اصول اور ان کی قسمیں اور موجودہ دور میں طریقہ تدریس وغیرہ ہے صحاح ستہ کی کسی حدیث سے حضور ﷺ سے ثابت کریں ورنہ بصورت دیگر ماننا پڑے گا کہ یہ سب کچھ مذکور شدہ چیزیں بھی صحیح نہیں ہیں جن پر دن رات تم خود عمل کرتے ہو۔

(2) صحاح ستہ کی کسی حدیث سے یہ نکال کر دکھائیں کہ جو احادیث مبارکہ صحاح ستہ میں موجود

ہیں صرف وہ ہی صحیح اور قابل عمل ہیں اس کے علاوہ اور کوئی حدیث صحیح اور قابل عمل نہیں ہے۔

(3) جناب اگر کوئی مسئلہ صحاح ستہ سے ثابت نہ ہو لیکن صحاح ستہ کے علاوہ جو احادیث مبارکہ کی کتب موجود ہیں اگر ان سے وہ مسئلہ ثابت ہو جائے تو کیا وہ قابل قبول اور درست ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں جب کہ دنیا میں صحاح ستہ کے علاوہ احادیث مبارکہ کی اور بھی بہت زیادہ کتابیں موجود ہیں جیسا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

کیونکہ حضورﷺ کی تمام کی تمام احادیث مبارکہ صرف اور صرف صحاح ستہ میں ہی مقید اور بند نہیں ہیں۔ بلکہ لاکھوں کی تعداد میں حضورﷺ کی احادیث مبارکہ صحاح ستہ کے علاوہ اور کتب میں بھی موجود ہیں۔ اور یاد رہے کہ جیسے حضورﷺ کے فضائل و کمالات فیوض و برکات، معجزات و درجات مقامات اور تمام علوم یعنی آپ کے ہر پہلو کا احاطہ ناممکن ہے ایسے ہی آپ کی تمام احادیث مبارکہ کا احاطہ بھی ناممکن اور محال ہے مثلاً دیکھیں کہ امام بخاری کو ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد تھیں (تذکرہ المحد ثین ص 175) لیکن بخاری شریف میں آپ نے کل سات ہزار وسو پچھتر احادیث لکھی ہیں (تذکرہ المحد ثین ص 204) بلکہ ایک جگہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کا انتخاب چھ لاکھ احادیث سے فرمایا ہے (تذکرۃ المحد ثین ص 197) امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں صرف صحیح احادیث لکھی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے (تذکرۃ المحمد ثین ص 197)

حضرات گرامی دیکھیں امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے بخاری شریف میں جتنی بھی احادیث مبارکہ لکھی ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ صحیح احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ جن کو

میں نے صرف طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔یعنی آپ نے بہت سی صحیح احادیث کا ذکر بخاری شریف میں نہیں کیا کیونکہ آپ نے ایک لاکھ صحیح احادیث میں سے صرف سات ہزار دوسو پچھتر احادیث بخاری میں لکھی ہیں تو باقی ترانوے ہزار کے قریب ایسی صحیح احادیث مبارکہ جو کہ امام بخاری کے نزدیک بھی صحیح تھیں وہ کدھر گئیں یا یوں سمجھیں کہ آپ نے سات فی صد یعنی سو میں سے صرف سات کے قریب صحیح احادیث بخاری میں لکھ کر حضور ﷺ کی اُمت کو پیش کی ہیں تو باقی صحیح احادیث اگر کسی دوسری احادیث کی کتب میں مل جائیں تو کیا یہ بُرا کام ہے اور ہاں پھر ان احادیث مبارکہ کو مانیں گے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں۔لہذا ثابت ہوا کہ بخاری شریف میں حضور ﷺ کی تمام احادیث مبارکہ موجود نہیں ہیں یعنی بخاری شریف میں حضور ﷺ کی تمام احادیث مبارکہ کا احاطہ نہیں کیا گیا کیونکہ بہت سی احادیث مبارکہ ایسی ہیں کہ جو صحیح ہیں لیکن بخاری شریف میں موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ احادیث کی دوسری کتابوں میں موجود ہیں ۔(بخاری شریف مترجم ج1 ص24 عرض وارشاد)

اوراب دیکھیں امام مسلم کی طرف کہ آپ نے اپنی کتاب صحیح مسلم کا تین لاکھ احادیث مبارکہ میں سے صرف بارا ہزار اور بعض کے نزدیک آٹھ ہزار احادیث کا انتخاب فرمایا ہے۔(شرح صحیح مسلم ج1 ص17 )اور باقی احادیث کے متعلق فرمایا کہ جن احادیث کو میں نے چھوڑ دیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ضعیف ہیں (مرداور عورت کی نماز میں فرق ص46)

اوراس کے علاوہ دیکھیں کہ 625 راوی ایسے ہیں کہ جو امام مسلم کے نزدیک لائق استدلال ہیں لیکن امام بخاری ان سے روایت نہیں لیتے (تذکرۃ المحدثین ص75)

معلوم ہوا کہ 625 راویوں کی بیان کردہ احادیث مبارکہ کو امام مسلم تو مانتے ہیں لیکن امام بخاری

نہیں مانتے۔

حالانکہ بخاری شریف کے راویوں میں بھی کچھ راوی ایسے ہیں کہ جو مجروح اور غیر ثقہ ہیں بلکہ کچھ راوی تو ایسے ہیں کہ جن کو امام بخاری نے خود غیر مستند اور ضعیف کہا ہے لیکن پھر بھی ان سے روایات نقل کی ہیں (بخاری ج1 ص21، تذکرۃ المحد ثین ص212)

اور دیکھیں امام محمد بن یحیٰ زہلی اور امام بخاری یہ دونوں امام مسلم کے استاد ہیں لیکن ایک مرتبہ ان دونوں میں الفاظ قرآن کے مسئلہ میں سخت کلامی پیدا ہوگئی تو امام محمد بن یحییٰ زہلی نے اعلان کر دیا کہ جو شخص الفاظ قرآن کو مخلوق مانتا ہے وہ ہماری مجلس سے اُٹھ کر چلا جائے تو امام مسلم ان کی مجلس سے اُٹھ کر چلے گئے اور امام زہلی سے جتنی احادیث انہوں نے لکھی تھیں وہ سب ان کو واپس بھجوا دیں اور پھر بعد میں اسی مناقشہ کی وجہ سے امام مسلم نے اپنی کتاب مسلم شریف میں ان دونوں اساتذہ میں سے کسی ایک کی بھی روایت کو درج نہیں فرمایا (بخاری ج1 ص19-20، تذکرہ المحد ثین ص225)

اور یاد رہے کہ دنیا میں محد ثین کرام نے حدیث کی کوئی ایک کتاب نہیں لکھی بلکہ بہت زیادہ احادیث مبارکہ کی کتابیں لکھی ہیں۔ اور اس کے متعلق دیکھیں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب جمع الجوامع کہ جس میں آپ نے کثیر کتب احادیث کا ذکر فرمایا ہے۔ (مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص48) بلکہ شیخ الحدیث علامہ عبدالرزاق بھترالوی صاحب فرماتے ہیں کہ پچاس سے زائد احادیث کی کتب موجود ہیں (مرد اور عورت کی نماز میں فرق ص49) لہذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی اُمت کے محد ثین نے حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ کو محفوظ فرمانے کیلئے ایک نہیں دو نہیں بلکہ کثیر تعداد میں احادیث مبارکہ کی کتابیں لکھی ہیں مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی،

ابوداوٗد ،ابن ماجہ موطا امام مالک موطا امام محمد مسند امام احمد مسند امام شافعی دارمی ،بیہقی ، دار قطنی رزین اجمل مصنف ابن ابی شیبہ مصنف عبدالرزاق مشکوۃ مستدرک حاکم صحیح ابن خذیمہ صحیح ابن حیان صحیح ابن عوانہ وغیرہ وغیرہ اور یہ علیحدہ بات ہے کہ ان تمام میں سے صحاح ستہ کو خاص کرلیا گیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ اب غیر صحاح ستہ کی یہ جو مذکورشدہ احادیث مبارکہ کی کتابیں ہیں ان کی احادیث مبارکہ قابل قبول یا قابل عمل نہیں رہیں، ہاں ہاں قابل عمل ہیں۔ کیونکہ حضورﷺ کی جو صحیح احادیث ہیں وہ حضورﷺ کی ہی احادیث ہیں اگرچہ وہ احادیث کی جس بھی کتاب میں موجود ہوں کیونکہ امام بخاری وامام مسلم جیسی بزرگ ہستیوں کو کئی کئی لاکھ احادیث یاد تھیں لیکن انہوں نے اپنی کتابوں میں چند ہزار احادیث لکھ کر اُمت کو پیش کی ہیں باقی نہیں کیں تو اب اگر غیر صحاح ستہ کی کتب میں سے کوئی صحیح حدیث مل جائے۔ تو اس پرعمل کرنا کوئی گناہ یا حرام نہیں ہے۔ لہذا مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا جو مسئلہ ہے۔ یہ صحاح ستہ کی احادیث سے نہیں تو کیا ہوا احادیث کی دوسری کتب سے تو ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پچھلے الفاظوں بیان کیا ہے۔ اسی لئے تو اس مسئلہ پر آئمہ مذاہب اربعہ یعنی حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کا اتفاق ہے اور اسی لئے اس مسئلہ کو صاحب ہدایہ صاحب کنزالدقائق صاحب قروری اور دوسرے فقہاء کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ہاں اگر یہ مسئلہ حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام سے ثابت نہ ہوتا تو یہ فقہائے کرام اس مسئلہ کو اپنی اپنی کتابوں میں ہرگز بیان نہ فرماتے۔

سوال 4۔ جی صحاح ستہ میں تمام احادیث مبارکہ صحیح ہیں جبکہ باقی احادیث کی کتب میں صحیح حسن وضعیف ہیں۔

جواب۔ جناب آپ کو یہ کس نے کہا ہے کہ صحاح ستہ میں تمام احادیث مبارکہ صحیح ہیں۔یعنی ضعیف نہیں ہیں جناب جیسے احادیث کی دوسری کتابوں میں صحیح حسن اور ضعیف احادیث ہیں ایسے ہی صحاح ستہ میں بھی صحیح حسن اور ضعیف احادیث موجود ہیں اور اس کے متعلق دیکھیں (تذکرۃ المحد ثین) لہذا جب صحاح ستہ میں بھی صحیح حسن اور ضعیف احادیث موجود ہیں اور احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی صحیح حسن اور ضعیف ہیں تو پھر صرف صحاح ستہ کا ہی مطالبہ اور غیر صحاح ستہ سے انکار کیوں!۔

لہذا یاد رہے کہ صحاح ستہ کے بعد غیر صحاح ستہ کا درجہ ہے جو ایک بار نہیں ہزار بار قابل قبول ہے۔ کیونکہ یہ بھی تو حضور ﷺ کی ہی صحیح احادیث مبارکہ ہیں جیسے صحاح ستہ حضور ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ ہیں ہاں صحاح ستہ میں غیر صحاح ستہ کے بمقابل ذرا کم ضعیف ہیں۔

لہذا ہماری اس مختصر سی تحریر سے ثابت ہوا کہ یہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا جو مسئلہ ہے یہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں خود حضور ﷺ صحابہ کرام آئمہ دین اور فقہاء کرام سے کھلے لفظوں ثابت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ ہاں اگر کسی کو نظر نہ آئے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔

سوال 5 قرآن مجید میں ہے (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ) یعنی حضور ﷺ کی ذات کریمہ میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اور حدیث میں ہے (صلوا کمارایتمونی اصلی) یعنی تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جواب۔ جناب اس کے متعلق گزارش ہے کہ حضور ﷺ کی ذات مبارکہ ہر کام میں عورتوں کیلئے نمونہ نہیں ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا ہاں بعض معاملات میں ہے جیسے نماز روزہ اور

زکوۃ وغیرہ کی فرضیت اور بعض معاملات میں نہیں ہے۔ مثلاً دیکھیں حضور ﷺ کی ذات کریمہ اور عورتوں کے مسائل میں بیشمار چیزوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جسے علمائے کرام خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں مثلاً سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی دیکھ لیں کہ حضور ﷺ کی نماز اور عورتوں کی نماز میں کتنا فرق ہے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں۔

تو جناب سب سے پہلے دیکھیں کہ مرد کا ستر عورت ناف سے گٹھنوں تک ہے اور عورت کا ستر عورت ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے علاوہ تمام جسم ستر عورت ہے اور نماز میں ستر عورت فرض ہے لہذا مرد قمیض کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور عورت نہیں پڑھ سکتی اور اگر پڑھ سکتی ہے تو پھر آپ اپنی نوجوان بیٹی یا بہن سے کہیں کہ وہ بھی قمیض اُتار کر یعنی قمیض کے بغیر مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرے اور پھر دیکھیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اس لئے جناب ماننا پڑے گا کہ مرد اور عورت کی نماز پڑھنے میں کافی فرق ہے۔

اس کے علاوہ دیکھیں کہ حضور ﷺ دستار باندھ کر اور دونوں کندھوں مبارکوں کے درمیان شملہ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے اور یہ طریقہ مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں کیونکہ عورتیں دستار نہیں باندھتی تھیں بلکہ سروں پر دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھتی تھیں اور اب بھی اسی طرح پڑھتی ہیں اور ہاں اگر مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے تو پھر حضور ﷺ کے نمونہ ہونے والی دلیل اور صلوا کما رایتمونی اصلی کی حدیث کے مطابق آپ بھی اپنی عورتوں کو حکم دیں کہ وہ بھی اپنے سروں پر دستاریں باندھ کر اور دونوں کندھوں کے درمیان شملے چھوڑ کر مساجد میں آ کر مردوں میں کھڑی ہو کر نماز پڑھا کریں تو دیکھیں کیا ہوتا ہے اور مرد مردوں اور عورتوں کا امام بن سکتا ہے اور اگر عورت بھی مردوں اور عورتوں کی امام بن سکتی ہے تو پھر آپ اپنی مساجد میں عورتوں کو بھی

امام بنالیا کریں تو پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔اور پھر حضور ﷺ جماعت کرائیں تو صف سے آگے کھڑے ہوں اور یہ طریقہ مردوں کیلئے ہے اور اگر عورت جماعت کرائے تو وہ بھی صرف عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے اور وہ بھی صف کے درمیان کھڑی ہو۔حضور ﷺ جماعت سے نماز پڑھیں تو مردوں کی اگلی صفوں میں کھڑے ہوں اور عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں تو مردوں کی صفوں سے پیچھے کھڑی ہوں امام بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے تا کہ اس کی آواز غیر مرد نہ سن سکے مرد کیلئے جماعت سے نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے جو واجب کے قریب ہے اور عورت کیلئے جماعت واجب ہونا تو الگ رہا بلکہ اس کیلئے مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور گھر کے صحن میں پڑھنے سے اندر پڑھنا افضل ہے۔حالانکہ حدیث میں ہے کہ اگر عورت مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرو۔اور مرد مرد کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر جماعت میں کھڑا ہو اور اگر جماعت میں مرد عورت کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو مرد کی نماز ٹوٹ جائے گی مرد نماز کیلئے اذان واقامت کہے عورت اذان نہیں کہہ سکتی مرد پر پورا مہینہ ہر نماز فرض ہے عورت پر پورا مہینہ ہر نماز فرض نہیں یعنی مخصوص دنوں میں عورت کو نماز معاف ہے۔مرد بلائے اور عورت نہ آئے تو اس کی نفلی نماز قبول نہیں اور عورت کا نماز پڑھنے کے وقت ہاتھ اُٹھانے میں فرق ہاتھ باندھنے میں فرق رکوع کرنے میں فرق سجدہ کرنے میں فرق تشھد بیٹھنے میں فرق کیوں جناب اب بتائیں کہ کیا مردوں اور عورتوں کی نماز میں کچھ فرق ہے یا نہیں یہ فیصلہ ہم نے آپ پر چھوڑا کیونکہ اب تو اندھوں کو بھی نظر آ رہا ہے کہ مردوں اور عورتوں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ ان مسائل میں عورت کا پردہ مقصود ہے جو کہ حضور ﷺ کو بہت ہی زیادہ پسند ہے اسی لئے تو فرمایا کہ عورت کی نماز کیلئے مسجد سے گھر

افضل ہے۔اور گھر میں بھی صحن سے اندر افضل ہے تا کہ اس کی جسامت کا ہر کسی کو علم نہ ہو یعنی موٹا ہے یا پتلا وغیرہ کیونکہ مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر کے اندر نماز پڑھنے میں پردہ زیادہ ہے اور سمٹ کر رکوع وسجود میں بھی پردہ زیادہ ہے۔جس کا جواز ہم نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں خود حضورﷺ صحابہ کرام آئمہ دین فقہاء کرام سے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے۔

بلکہ اللہ تعالی کے محبوبﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرہ نے تو یہاں تک فرمادیا تھا کہ مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ عورت کے مرنے کے بعد بھی اسکی جسامت کا علم ہو سکے یعنی موٹا ہے یا پتلا اس لئے میرے جنازہ پر کھجور کی شاخیں باندھ کر اوپر کپڑا ڈال دینا اور قیامت کے دن خود اللہ تعالی آپ کے پردے کا یوں انتظام فرمائے گا کہ اہل محشر کو حکم ہوگا کہ تمام اہل محشر اپنی نظروں کو جھکا لو کہ فاطمہ کی سواری جنت میں جارہی ہے تو آپ ستر ہزار حوروں کے ساتھ پلصراط سے بجلی کی طرح گزر کر جنت میں تشریف لے جائینگی (سیرت حضرت فاطمہ ص89)

اور اب نماز کے علاوہ باقی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معاملات میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق دیکھ لیں مثلاً دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر میراث میں مرد کا پورا حصہ اور عورت کا آدھا حصہ مرد تمام مہینہ نماز اور روزے رکھے لیکن عورت تمام مہینہ نماز اور روزے نہیں رکھ سکتی یعنی خاص دنوں میں یہ عبادت نہیں کرسکتی۔مرد چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے۔عورت صرف ایک مرد سے نکاح کرسکتی ہے حق مہر سکونت اور خرچہ وغیرہ مرد کے ذمہ ہے عورت کے نہیں طلاق مرد کا حق ہے عورت کا نہیں نبوت امامت اور اذان مرد کا حق ہے عورت کا نہیں عورت محرم کے بغیر حج نہیں کرسکتی مرد کرسکتا ہے۔مرد بلند آواز سے تلبیہ پڑھ سکتا ہے عورت نہیں طواف میں رمل اور صفا مروہ پر سعی یعنی دوڑنا مرد کیلئے ہے عورت کیلئے نہیں حالانکہ سعی حضرت حاجرہ کی سنت ہے۔مرد حلق کرائے اور عورت نہ کرائے صرف چند بال کٹائے اور احرام میں مرد اپنا ایک کندھا ننگا رکھے لیکن عورت اپنا کندھا ننگا نہ رکھے عورت کو پردہ کا حکم ہے مرد کو نہیں عورت کی آواز پر

پابندی ہے کہ غیر مرد نہ سنے اور مرد کی آواز پر نہیں عورت مرد کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جا سکتی مرد جا سکتا ہے۔ کیوں جناب اب بتائیں کہ کیا ان تمام معاملات میں مرد اور عورت میں کچھ فرق ہے یا نہیں جناب عورت کا تو جسم بھی اللہ تعالی نے مرد کی طرح نہیں بنایا۔ اس میں بھی بہت زیادہ فرق ہے۔ کہ ایک نظر پڑنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مرد ہے اور یہ عورت اور مرد اور عورت کی آواز بھی ایک جیسی نہیں۔ بلکہ مرد اور عورت کی نسبت سے جو رشتے قائم ہوتے ہیں۔ ان کے نام تک بدل جاتے ہیں۔ مثلاً دیکھیں اولاد مذکر ہے تو لڑکا مونث ہے تو لڑکی مردوں کے نام علیحدہ عورتوں کے نام علیحدہ ماں کا بھائی ہے تو ماموں بہن ہے تو خالہ والد کا بھائی ہے تو چچا بہن ہے تو پھوپھی یعنی مرد اور عورت کی نسبت سے رشتوں کے نام تک بدل جاتے ہیں لہذا ثابت ہوا کہ مرد اور عورت کے درمیان بیشمار چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر نماز میں فرق ہے تو کیا ہوا۔

سوال 6 حدیث میں ہے کہ تم سجدہ میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے لہذا ثابت ہوا کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح اپنے اعضاء کو کھول کر سجدہ کریں۔

جواب۔ جناب یہ حکم بھی مردوں کیلئے ہے کہ سنت کے مطابق اپنے اعضاء کو کھول کر سجدہ کریں لہذا یہ حکم عورتوں کیلئے نہیں ہے مثلاً دیکھیں کہ خود حضور ﷺ نے دو عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو گوشت کے ایک حصہ کو دوسرے سے ملا لیا کرو کیونکہ اس مسئلہ میں عورت مردوں کی طرح نہیں ہے اور ایک دوسری جگہ یوں ہے۔ کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں لہذا ان دونوں حدیثوں میں عورتوں کو سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ مخالفین کا اس بات پر زور دینا کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے یہ بالکل لغو فضول مردود اور بیکار ہے کیونکہ مرد اور عورت کی نماز میں بہت زیادہ فرق ہے جیسا کہ ہم نے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے۔

# فاتحہ کا طریقہ

# ایصال ثواب کا ثبوت

# حرف آغاز

الحمدلله رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین امابعد
مسلمان کی زندگی صرف اِسی دنیا تک نہیں بلکہ عالَمِ برزخ اور عالم آخرت میں بھی ہے اور عالَمِ آخرت کی زندگی اَبدی زندگی ہے جبکہ کافر اپنے نظامِ زندگی کو اِس دنیا تک محدود سمجھتا ہے اور مرنے کے بعد کی زندگی کے معاملات سے بالکل اِنکاری ہے حالانکہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مقدسہ میں مسلمانوں کیلئے قیامت کے دِن جزاوثواب اور کافروں کیلئے سزا وعذاب کا بڑی تفصیل سے ذکر موجود ہے مسلمانوں کیلئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا ہے کہ اِن کو مرنے کے بعد بھی ثواب پہنچتا ہے نیز اِسلامی نظام میں کئی ایسے اَعمال بھی ہیں کہ زندہ آدمی اگر میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو ان کا ثواب ونفع بھی میت کو پہنچتا ہے جسے عرف میں ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔

# ایصالِ ثواب

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ شرح مسلم جلد نمبر۲ صفحہ ۹۲۸ ء پر فرماتے ہیں۔
فوت شدہ لوگوں کیلئے عبادات کا ثواب پہنچانا جائز ہے، عبادات مالیہ کے ایصالِ ثواب میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث نمبر۲۲۲۲ء میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں جسکی وجہ سے وصیت نہیں

کر سکیں میرا گمان ھے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اسکو تیرے صدقہ کرنے کا اجر ملے گا)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی' البیان جلد ۹، ص ۱۴۴ پر لکھتے ہیں: شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن تیمیہ نے کہا جس شخص کا یہ عقیدہ ھے کہ انسان کو صرف اسکے عمل سے نفع ہوتا ھے وہ اجماع کا مخالف ھے اور یہ متعدد وجود سے باطل ھے ایک وجہ یہ ھے کہ انسان کو دوسرے شخص کی دعا سے فائدہ پہنچتا ھے (اور دعا ایک عبادت ھے) اور یہ عمل غیر سے فائدہ پہنچا ہے۔ دوسری وجہ یہ ھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ محشر میں پہلے حساب کیلئے شفاعت فرمائیں گے پھر جنت میں دخول کیلئے سفارش کریں گے اور آپ کے اس عمل سے دوسروں کو فائدہ پہنچے گا۔ تیسری وجہ یہ ھے کہ فرشتے زمین والوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی وجہ یہ ھے مسلمانوں کی اولاد اپنے آباء کے عمل سے جنت میں جائیگی اور یہ عمل غیر سے نفع ھے۔ پانچویں وجہ یہ ھے کہ اللہ تعالیٰ نے دو یتیم لڑکوں کے قصہ میں بیان فرمایا: و کان ابو ھما صالحا ان لڑکوں کو اپنے باپ کی نیکی سے فائدہ پہنچا۔ چھٹی وجہ یہ ھے کہ سنت اور اجماع سے ثابت ھے کہ میت کو دوسروں کے کیے ہوئے صدقات سے فائدہ پہنچتا ھے۔

ساتویں وجہ یہ ھے کہ حدیث سے ثابت ھے کہ میت کے ولی کی طرف سے حج کرنے سے میت سے حج مفروض ساقط ہو جاتا ہے اور یہ فائدہ بھی عمل غیر سے ھے۔

آٹھویں وجہ یہ ھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقروض کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی حتیٰ کہ ابوقتادہ نے اسکا قرض ادا کر دیا اس طرح غیر کے عمل سے قرض ادا ہوا۔

نویں وجہ یہ ھے کہ میت پر نمازِ جنازہ پڑھنا اور اسکے لیے استغفار کرنا، عمل غیر کا نفع ھے۔ دسویں ودے یہ ھے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ''وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم'' جب تک آپ ان میں ہیں ان کو عذاب نہیں ہوگا۔ اور فرمایا ''لولا رجال مؤمنون ولنساء مؤ منات'' اور فرمایا یوں دفع اللہ الناس بعضھم ببعض بفسدت الارض یعنی اگر لوگوں کی نیکیوں کے سبب اللہ تعالیٰ بعض بُروں سے عذاب نہ ٹالے تو زمین تباہ و برباد ہو جائے۔ اور یہ عملِ غیر سے نفع ھے۔

لہٰذا ان لوگوں کا یہ قول باطل ہوگیا جو کہتے ہیں کہ غیر کے عمل سے دوسرے کو نفع حاصل نہیں ہوتا یہ قول قرآن وحدیث واجماع امت کے بلکل مخالف ھے۔ (حدیث) حضرت معقل بن لیسار نے بیان کیا ھے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اقرَ ؤُ الیٰس عَلَی مَوْ تَا کُمْ یعنی اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسین پڑھو (سنن ابی داؤد جلد۲، ص۹۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شاہ عبدالعزیز تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

چنانچہ فاتحہ وقل و درود خواندن طریق: اھل اسلام میں فاتحہ، قل اور درود پڑھ کر ماکولات متعین است برائے رسانیدن ماکولات: ومشروبات کا ثواب اموات کو پہنچانے کا طریقہ ومشروبات بارواح: متعین ہے۔

فتاویٰ عزیزی صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں۔

آرے زیارت وتبرک بقبور صالحین واحداد: یعنی صالحین کی قبروں کی زیارت اوران سے تبرک حاصل ایساں بامراد ثاب وتلاوت قرآن ودعائے خیرو: کرنا تلاوت قرآن

دعائے خیر اور کھانے وشیرینی کی تقسیم طعام وشیرینی امر مستحق وخوب است باجماع علماء: تقسیم مستحسن امر ہے جو کہ علماء کے اجماع سے ثابت ہے۔(انوار سیفیہ صفحہ ۲۸۷)

## دعا واستغفار بحوالہ آیاتِ قرآنیہ:

ایصال ثواب کا ابتدائی ذریعہ دعا اور استغفار ہے۔ دُعا اور استغفار کے عنوان سے چند آیاتِ مبارکہ واحادیثِ مبارکہ بیان کی جائیں گی۔

**آیاتِ مبارکہ:** سورۃ المؤمن آیت ۷ میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ o

ترجمہ: کنزالایمان

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز سمائی ہے توں انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

معلوم ہوا ایمان والوں کیلئے ہمہ وقت مغفرت کی دعائیں ہورہی ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں ایمان والے کہ عرشِ عظیم جیسے مقدّس مقام پر معصوم مخلوق، حاملین عرش، حمدِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اِن کی بخشش کیلئے ہر لمحہ دُعا کررہے ہیں۔

سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰:۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ کنز الایمان:۔ اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔

مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ اس آیت میں ایک اہم اخلاقی درس مسلمانوں کو دیا گیا ہے کہ کسی مسلمان کے دِل میں کسی دوسرے مسلمان کیلئے بغض نہ ہونا چاہیے اور مسلمانوں کیلئے صحیح روش یہ ہے کہ وہ اپنے اَسلاف (جو پہلے دنیا سے جا چکے ہیں) کے حق میں دُعائے مغفرت کرتے رہیں:

سورۃ نوح آیت نمبر:۲۸ میں ہے۔

رب اغفرلی وَلوالدی ولمن دخل بیتی مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط......

ترجمہ کنز الایمان اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اس آیت پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کے والدین کریمین کا بھی ذکر ہے جن کے نام بلدین متوشلخ (والد) شمخابنت اخوش (والدہ) تھے دونوں موحد اور مومن تھے۔ (جلالین، ص ۷۶۹)

قرآن حکیم میں ایمان والوں کیلئے بخشش کی دعائیں اور استغفار کرنا ثابت ہے۔ اس

لئے کسی کا یہ کہنا کہ مرنے والا تو مر گیا اب اِکیلئے کو دُعا یا استغفار نفع بخش نہیں۔ ایسا وہی شخص کہہ سکتا ہے جو منکرِ قرآن کریم ہو یا جس نے نہ تو کبھی قرآنِ مجید پڑھا ہو اور نہ ہی مسلمان ہونے کے ناطے سے دینِ اسلام اور دینی معلومات اور معمولات سے آگاہ ہو۔ مگر جس نے عقل و شعور اور ایمان کی شمع کو روشن کر کے قرآنِ پاک پڑھا ہو گا وہ اِنکار نہیں کر سکتا۔

منافقین، مشرکین، مرزائیوں اور دیگر کفار کیلئے بخشش کی دُعا کرنا قطعاً منع اور حرام ہے ھاں البتہ! جب تک ایسے لوگ زندہ ہوں، اُس وقت تک اِن لوگوں کی ھدایت اور بخشش کی دُعاؤں کی اجازت ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے دُعائیں کرتے رہنا چاہیے اور جب بحالتِ کفر و شرک اور منافقت ہی میں مر جائیں تو اِن کی بخشش کیلئے دُعا کرنا یا کروانا قطعاً حرام ہے۔

## عافیت وسلامتی کی دُعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ "مومنوں اور مسلمانوں، کے گھر والو! تم پر سلام ہو" اور (پھر) کہیں اِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ" انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں اور (پھر) کہیں "نَسْئَالُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ" ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور (اے قبر والو) تمہارے لئے عافیت (کی دُعا) مانگتے ہیں۔ (مسلم جلد اول ص ۱۳۱۴)

**فائدہ**: بعض لوگ کہتے ہیں کھانے پر قرآن نہیں پڑھنا چاہیے کہ یہ ہی کھانا پھر

گندے معدے میں جاتا ہے ان کیلئے جواب صرف اتنا کافی ہے کہ بسم اللہ سے کھانا شروع کرتے ہیں اور بسم اللہ بھی قرآن شریف کی آیت ہے۔ اگر کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا منع ہے تو بسم اللہ پڑھنا بھی منع ہونا چاہیے حالانکہ بسم اللہ نہ پڑھیں گے تو شیطان ساتھ شریک ہو جاتا ہے جبکہ بسم اللہ (قرآن پڑھنے کی برکت سے شرکت شیطان سے محفوظ ہوجاتا ہے اور ایسا کھانا انسان کو عبادت میں قوت دے گا۔

**حدیث**:۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حبشی کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کیلئے استغفار کرو۔

(حلیۃ الاولیا جلد ۵، حصہ نہم، ص ۳۱، مسند امام احمد ۲۷۰/ ۲۴۱)

**حدیث**:۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کی والدہ وصال کر گئی ہیں۔ اُن کیلئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ (دیکھیں یہ صحابہ کا عقیدہ ہے کہ میت کو بھی نفع پہنچ جاتا ہے۔ "میں نوکر صحابہ دا" کہہ لینا ہور گل اے اور صحابہ دے عقائد تے عمل کرنا ہور گل اے)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا قَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ پانی کا صدقہ (اس وقت ضرورت کے پیش نظر افضل ہے) حضرت سعد نے کنواں کھودا اور اسکا نام رکھا ھٰذا لِاُمِّ سَعْدٍ یہ سعد کی امی (کے ایصال ثواب) کیلئے ہے (ابوداؤد جلد ۱، ص ۲۴۳)

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوگیا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے کیونکہ یہ ہر جاندار کی ضرورت ہے۔ بزرگانِ دین کے نام اور دیگر وصال شدہ مسلمانوں کے نام کی سبیلیں، ایصال ثواب کی نیت سے لگانا، اِن سب کا ماخذ یہ حدیث مبارک ہے

اور غیر اللہ کے نام آ جانے پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی دیکھو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اِس کنوئیں کو اپنی والدہ محترمہ کے نام سے منسوب کیا۔ (مرأۃ جلد ۳، ص ۱۰۵)

## ایصال ثواب کے منکرین کیلئے عبرت کی حکایت:

صاحب تفسیر روح البیان لکھتے ہیں سپارہ ۲۵ میں کہ:

شیخ امام مفتی الانام عز الائین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ سے موت کے بعد خواب میں سوال کیا گیا کہ آپ تو ایصال ثواب یعنی قرأۃ القرآن کے ثواب موتی کو پہنچنے کے منکر تھے اب کیا حال ہے۔ فرمایا: افسوس ہے کہ میں غلطی پر تھا اب میں نے یقین کیا اور ماننا پڑا وہ اللہ عزوجل ہر شے پر قادر ہے۔

**نوٹ**:۔ اس دور حاضر میں جتنے فرقے ایصالِ ثواب کے مختلف طریقوں کے منکر ہیں کل قیامت میں پچھتائیں گے۔

ایصالِ ثواب اور ردّ وھابیہ:۔ صاحب روح البیان پارہ نمبر ۷ کی تفسیر میں فرماتے ہیں جو شخص اہل ایمان کیلئے ہر روز استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہر مومن مرد اور عورت کے عوض اس کے اعمالنامے میں نیکی لکھتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میت قبر میں اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو دریا میں ڈوبا ہوا ہو۔ وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی دعاؤں کا منتظر ہوتا ہے جب اُسے کسی کی دُعا و استغفار (وغیرہ صدقات وخیرات) پہنچتی ہے تو اسے وہ دنیا و مافیھا سے محبوب ترین محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اھل قبور کی قبور میں زندہ لوگوں کی دعا (صدقات و خیرات وغیرہ) پہاڑوں

کی طرح داخل فرماتا ہے۔
زندہ لوگوں کے اہل قبور کو ھدیہ وتحائف یہی ہیں کہ اُن کیلئے استغفار ودعا (صدقات
وخیرات زیادہ سے زیادہ) کریں۔
اے اللہ عزوجل مجھے اور میرے والدین اور تمام اہل ایمان کو بخش دے جبکہ ہم سب
قیامت کے دن حساب کیلئے اُٹھیں اسلئے کہ تو ہر ثواب وآداب کا مرجع ہے۔

## طریقہ فاتحہ

باوضو قبلہ رُخ دوزانوں بیٹھیں۔ سامنے شرینی حلال وطیب کمائی اور صفائی سے تیار کی
ہوئی کُل یا جُز ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ تین بار/ پھر
اَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمo ایک بار / بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمo
ایک بار/ پھر قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَo لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَo وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُo وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْ تُّمْo وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُo لَکُمْ دِیْنُکُمْ
وَلِیَ دِیْنِo ایک بار/ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌo اَللّٰہُ
الصَّمَدُo لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْo وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌo تین بار/ پھر مع بسم
اللہ: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَo وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَo
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِo وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَo ایک بار/ پھر مع
بسم اللہ: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِکِ النَّاسِo اِلٰہِ النَّاسِo مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِo الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّۃِ

وَالنَّاسِ ۝ ایک بار/ پھر مع بسم اللہ سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ ط
عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ایک بار/ پھر مع بسم اللہ: الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
ج فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝
وَبِ الْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ (ق) وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ایک بار/ پھر مع بسم اللہ: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اگر
وقت ہو مناسب سمجھیں تو درود تاج پڑھ لیں۔ وگرنہ درود پاک پڑھیں (ابتدائیہ)
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تمام حاضرین ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ
اخلاص اول و آخر درود پاک پڑھ کر میرے (یعنی جو ختم پڑھ رہا ہے وہ کہے) ملک
کردیں۔

## طریقۂ دُعا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْه۔ یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا یَا اَکْرَّحَمَ الرَّحِمِیْنَ۔ جو کچھ پڑھا اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ یا رَبَّ الْعٰلَمِیْن اس ختم پاک کا ثواب حاضر طعام کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو ھدیۂ تحفۂ پیش کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمیع انبیاء مرسلین کے ارواح ارواح مقدسہ کو پیش کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین، ازواج مطہرات اھل بیت، صحابہ کرام اولیاء کرام مومنین، مومنات مسلمین مسلمات کی ارواح کو پیش کرتے ہیں۔

بلخصوص فلاں بن فلاں کی روح کو پیش کرتے ہیں قبول ومنظور فرما۔

یا اللہ عز وجل اسکی قبر کو تا حد نظر وسیع فرما۔ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا۔ بتقاضۂ بشریت مرحوم سے جو گناہ سرزد ہوئے اسے اپنی رحمت و بخشش کے طفیل معاف فرما۔

یا اللہ عز وجل اسلام کا بول بالا فرما دشمنان اسلام کا منہ کالا فرما انکو نکامی عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ منهم وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَاجَاتِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ہدایت السالکین

اثبات علم الغیب

عدم سایہ مصطفیٰ ﷺ

شہنشاہ خراسان

مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ

حاضر و ناظر محبوب ﷺ

لطائف کے بارے میں علمی تحقیق

مناظرہ وزیرستان

اورادِ نقشبندیہ

## سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی مشہور تصانیف

معمولاتِ سیفیہ

وجد (سوال و جواب)

انوارِ سیفیہ

مسائلِ عمامہ شریف

عرفانِ ذات

اقسامِ وجد

کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے

فرضیت علم باطن

تصویر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حَرِیصٌ عَلَیۡنَا

آدابِ شیخ

مسائل طہارت

جزالاسبال

ماہنامہ السیف الصارم

جواب الاستفتاء

ختم شریف کا ثبوت

مجموعہ رسائل

تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ

سونا یا کھونا

ولی اللہ کی پرواز

الدرالجمیلہ فی جواز الوسیلہ

مفت تقسیم کرنے والے دوستوں کے لیے مکتبہ کی طرف سے خصوصی رعایت دی جائے گی

ناشر ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلیکیشنز